History of Harmonium

ہارمونیم کی ایجاد سے پہلے اِس سے ملتے جُلتے ساز وجود میں آ چکے تھے جیسے پمپ آرگن تقریباً پچاس ق-م میں

ایجاد ہو چُکا تھا-پیانو اٹھارویں صدی کے آغاز اور ہارپسی کورڈ 1780 کے لگ بھگ وجود میں آئے-لیکن اِن میں صرف پمپ آرگن میں ریڈز استعمال ہورہی تھیں جبکہ باقی دونوں سازوں میں سُروں کے ساتھ پچھلی طرف چھوٹی ہتھوڑیاں لگی ہوتی ہیں جو تاروں کو ضرب لگا کر آواز پیدا کرتی ہیں-

(1756–1837) fr] [does not exist)" 3 نے 1810 میں

(expressive organ) *orgue expressif* کے نام سے ایک ساز ایجاد کیا جو ریڈز پر مُشتمل تھا-

اِس ساز کو الیگزانڈرے ڈی بین نے جو فرانس سے تعلُق رکھتے تھے مزید بہتر بنایا اور 1840 میں ہارمونیم کے نام سے رجسٹر کروا لیا-

ہارمونیم

ایک دلنواز ساز

ہارمونیم کا ساز ایک ایسا ہمہ جُہتی ساز ہے جس نے مغرب اور مشرق دونوں سمتوں میں اپنی مقبولیت کے جھنڈے گاڑے ہیں۔ اور لُطف کی بات یہ ہے کہ گو اِس کی ایجاد یوروپ میں ہوئی اور وہاں پر ہارمونیم کے دو دور آئے لیکن اِسے بقائے عام اور بقائے دوام ہندوستان میں حاصل ہوئی۔

جب ہارمونیم کے پس منظر پر نظر ڈالیں تو اِس کی تاریخ نہایت دلچسپ اور اِس کی پیدائیش کے مُطلق بُہت سے حقائق سامنے آتے ہیں۔ لیکن اِس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں قارئینِ کرام یہ یاد رکھیئے کہ کوئی بھی ساز ہو اُس کا اپنا ارتقائی عمل اور مراحل ہوتے ہیں جن سے گُزر کر وہ اپنی مقبول عام شکل اور صوتی آہنگ کی معراج کو پُہنچتا ہے اور اِس دوران اُس پر بُہت سے تجربات ہوتے ہیں جن میں وہ بُہت سی اشکال اور صوتی ترقی کے مراحل طے کرتا ہے۔

آیئے اب ہارمونیم کے ارتقائی مدوجذر کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں۔

ابتداء میں ہارمونیم ، چھوٹے سائز کا پمپ آرگن نُما ساز تھا جس میں پردے پاؤوں میں ہوتے تھے تا کہ ہوا بھری جا سکے اور سُروں کے ساتھ ہی ریڈز لگی ہوتی تھیں جن میں سے ہوا گُزرنے پر آواز پیدا ہوتی تھی -

نوٹ (راقم نے اِس طرز کا کافی پُرانا ہارمونیم پروفیسر عبدیاہ کے گھر پر دیکھا تھا - پروفیسر صاحب اکنامکس (ایف سی کالج) کے اُستاد ہونے کے ساتھ عُمدہ موسیقار بھی ہیں) اِس میں بُہت سی نابز جنہیں سٹاپر کہا جاتا تھا اور اب بھی مُستعمل ہیں تا کہ ہوا کو کنٹرول کر کے مُختلف تاثرات پیش کیئے جا سکیں - جب یوروپی اقوام نے امریکہ میں بسنا شُروع کیا تو وہ اپنی ثقافت اور روایات کو بھی لے کر آئے - یوں جب چرچز اور یہودی عبادت خانے قائم ہوئے تو چرچ آرگنز کے بھاری بھرکم اور بڑے حُجم کی نسبت کم حُجم ، کم وزن اور بآسانی نقل و حرکت کی خصوصیات کی بدولت ہارمونیم بُہت جلد پُوری دُنیا میں مقبول ہو گئے اور کُرہ ارض پر پھیل گئے -

مغربی موسیقاروں نے بالخصوص ہارمونیم کے لیئے موسیقی تحریر کی -

سگفرڈ کارگ اِلرٹ (جرمن کمپوزر) لوئی ویرنے (فرنچ کمپوزر) دمتری شوسٹا کووچ (روسی کمپوزر) ولیم برگسما (امریکن کمپوزر) -

اِن سب موسیقاروں نے در حقیقت ہارمونیم کے لیئے موسیقی تحریر کی نہ کہ پائپ آرگنز یا دیگر کی بورڈز کے لیئے - اِن کے علاوہ اور بہُت سے یوروپی اور امریکی کمپوزرز نے ہارمونیم کو خُوب اِستعمال کیا - امریکہ میں تو ایک ایسا دور بھی آیا جب ہارمونیم کلچر یا مُعاشرت کا بُہت شُہرہ تھا اور لوگ اوپیرا کی طرح باقاعدہ تیار ہو کر ہارمونیم کے شوز میں جاتے تھے - لیکن جب ہارمونیم بُہت مقبولِ عام ہو گیا اور امریکی لوک موسیقی اور ملی موسیقی میں استعمال ہونے لگا تو اشرافیہ نے اِس پر توجہ دینی کم کر دی -

امریکہ اور یوروپ میں ہارمونیم کا زوال :-

1830 سے لیکر 1920 تک ہارمونیم امریکہ اور یوروپ میں کافی مقبول تھا لیکن یہاں اِسکی مقبولیت ہی اِس کا زوال بنی جیساکے میں نے پہلے ذکر کیاہے - 1930 میں الیکٹرک آرگن کی ایجاد نے اِسے بلُکل راندۂ درگاہ کر دیا اور رہی سہی کسر امریکہ میں پیٹنٹ قوانین نے پوری کر دی جسکی وجہ سے امریکہ میں ہارمونیم کی قیمتیں بُہت بڑھ گیئں اور یہ امریکہ میں ناپید ہوگیا-

سکنڈے نیوین مُمالک میں اور خصوصی طور پر فن لینڈ میں ہارمونیم لوک اور مذہبی موسیقی میں بُہت مقبول تھا اور اکثر گھروں میں پایا جاتا تھا اور زبوروں اور گیتوں کے ذریعے پرستش میں استعمال ہوتا تھا اور 1980 کے آخر تک اِسکی مقبولیت برقرار رہی-

ہندوستان میں ہارمونیم کی آمد اور پذیرائی

ہارمونیم کی آسان نقل و حمل اور آرگن، ہارپسی کورڈ (آرگن کی شکل) اور پیانو کے مُقابلے میں اِسکا نہایت کم سائز اور آواز میں پائپ آرگن اور پمپ آرگن سے مُشابہت، اِن سب خصوصیات کو دیکھ کر انگریزوں نے سوچا کہ ہارمونیم ہندوستان میں گرِجاؤں اور گھروں میں عبادت کے لیئے بُہت موزوں ہے- اِسلیئے وہ اِسے ہندوستان لے آئے جہاں یہ ہندوستانیوں کی آنکھ کا تارہ بن گیا کہ آج یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ یہ ہندوستان میں ہی بنا -

ہندوستان میں سب سے پہلے میں 1860 دیوندر ناتھ ٹیگور نے ہارمونیم کو اپنے ذاتی تھیٹر میں استعمال کیا - اُس وقت ہارمونیم میں پیروں سے ہوا بھرتے تھے اور دونوں ہاتھوں سے بجاتے تھے - ایسے ہی ایک اور موسیقار،

دوار کا ناتھ گھوش تھے جن کا تعلق بھی کو لکتہ ، بنگال سے تھا - اُن کی کمپنی بہ نام " دوارکن اینڈ سنز " تھی جس میں وہ مُختلف ساز بنایا کرتے تھے -

1875 میں وہ ہارمونیم کی نئی شکل لے کر آئے جس میں پیروں کی بجائے ہاتھ سے ہوا بھرتے تھے کیونکہ اُنہوں نے پردے کو پیروں سے ہٹا کر سُروں کے ساتھ ہی جوڑ دیا اور یوں ہارمونیم کاوزن اور حُجم اور چھوٹا ہو گیا اور اب ایک شخص بھی بہ آسانی ہارمونیم کو کہیں بھی لے جا سکتا تھا -مزید براں اِسکی قیمت میں بھی نُمایاں کمی ہوگئی - جبکہ سکیل بدلنے کی تکنیک بعد میں شامل کی گئی اور اب ہارمونیم زمین پر بیٹھ کر بھی بجایا جا سکتا تھا -

مغربی موسیقی میں ہارمنی کا زیادہ غلبہ ہے جبکہ مشرقی موسیقی میں انفرادی سُر پر انحصار ہے جسے میلوڈی کہتے ہیں اب ہارمونیم صرف ایک ہاتھ سے بجنے کی وجہ سے میلوڈی بیسڈ بن گیا اور 1915 تک ہندوستان نے ہارمونیم بنانے میں اِس قدر مہارت حاصل کرلی کہ دُنیا میں ایک مقام بنا لیا- شُروع شُروع میں ہارمونیم کو ہندوستان میں قدم جمانے میں کافی دِقت پیش آئی لیکن مشہور مراٹھی موسیقاروں جیسے گنپت راؤ اور گووند راؤ تمبے نے ہارمونیم کو اپنے پروگراموں میں استعمال کرکے اِسکی مقبولیت میں اضافہ کیِا -

ہارمونیم کی مُخالفت

1905 کی سودیشی راج کی مُخالف مُہم نے ہارمونیم کی مقبولیت پر بھی اثر ڈالا اور ہارمونیم کی جگہ ہندوستانیوں نے سارنگی کو پھر اپنانا شُروع کردیا- لیکن سارنگی یا سو رنگی (راقم کے ایک اُستاد جناب اسرار صاحب جو ماسٹر غُلام حیدر (کیرانہ گھرانہ) کے سگے بھتیجے تھے اور اُن کا بچپن اُستاد عبدالوحید خان صاحب کو دیکھتے گُزرا

تھا اُن کا کہنا تھا کہ اِس ساز کا اصل نام سو رنگی تھا کیونکہ اِسے سو رنگ یا انداز میں بجایا جا سکتا تھا - یہ اُنھوں نے اصطلاح کہ طور پر کہا ورنہ تو سارنگی ہر رنگ کا اظہار کر سکتی ہے) لیکن سارنگی کو سیکھنا بُہت مُشکل ہے اور اِسے سیکھنے میں عُمر گُزر جاتی ہے اور پھر اگر راگ کا کھرج گویے نے بدل دیا تو اِسے دوبارہ سُر کرنا پڑتا جو بُہت وقت طلب اور مُشکل کام ہے-

ہارمونیم کی محدودات

برطانوی ماہر فزکس لارڈ ریلے جنھوں نے 1904 کا فزکس میں نوبل انعام بھی جیتا تھا سُر کی فریکونسی یا تعدد کی پیمائش کرنے کے لیئے ہارمونیم کو اِستعمال کِیا کیونکہ ہارمونیم میں یہ وصف ہے کہ اِس کو تال یا ردھم کو گننے کے لیئے کام میں لایا جا سکتا ہے لیکن پیروں کے ذریعے ہوا بھرنے کے عمل کے دوران ہوا کا دباؤ برقرار رکھنا مُشکل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پچ یا آواز کی ٹون کومل یا تیور ہو جاتی ہے-

ہارمونیم میں سُر فکسڈ یا جامد ہوتے ہیں اِس کا مطلب یہ ہے کہ سُر کی شُرتیاں نہیں لگا سکتے جیسے سارنگی یا سرود میں لگا سکتے ہیں یعنی سُر کا چوتھا، آٹھواں، سولھواں یا بتیسواں حصہ -

اِسلیئے ہندوستانی کلاسیکل گویے ہارمونیم کے ساتھ گانا پسند نہیں کرتے تھے یا بُہت کم گاتے تھے اب بھی کلاسیکل گویے بُہت دفعہ وائلن کو سارنگی کے نعم البدل کے طور پر استعمال کرتے ہیں کیونکہ اِس میں سارنگی جیسا تاثر مل جاتا ہے- اِسی ضِمن میں ایک دلچسپ واقع پیشِ خدمت ہے- خاں صاحب عبدالوحید خاں کیرانہ گھرانہ کے عظیم موسیقار اور ماسٹر غُلام حیدر اور مُحمد رفیع صاحب کے اُستاد اور خیال گائیکی کے بادشاہوں میں سے تھے -اُسی دور میں ایک اور نہایت قابل موسیقار اور نہایت عُمدہ اُستاد تھے اُن کا نام اُستاد توکل حُسین تھا

ہارمونیم کی دیہی اور لوک موسیقی میں مقبولیت۔

کتھک رقص میں ہارمونیم کی سنگت۔

آج ہارمونیم موسیقی کی تمام اصناف میں یکساں مقبول ہے اور نہایت پسندیدگی سے بجایا جاتا ہے، چاہے وہ ٹُھمری ہو یا خیال ، دُھرپد ،ہوری، دھمار ، ٹپے، کجری یا کوئی بھی موسیقی کا انگ ہو ہارمونیم سب کا جلیس ہے۔

اُستاد جھنڈے خان کا برِ صغیر کے اولین فلمی موسیقاروں میں شمار ہوتا ہے جب آغا حشر کاشمیری نے اپنی تھیٹریکل کمپنی کی بُنیاد رکھی تو اُستاد جھنڈے خان کو ہی اُنہوں نے میوزک ڈایریکٹر کے طور پر لیا۔ اُستاد جھنڈے خاں موسیقارِ اعظم جناب نوشاد صاحب کے اُستاد تھے اُن کے ایک اور شاگرد بڑے نامور موسیقار ہوئے اُنکا نام شہاب الدین خان تھا۔ اُنہیں اُستاد جھنڈے خان نے ہارمونیم اِس دعُوے کے ساتھ سکھایا تھا کہ شہاب صاحب کو کوئی طبلہ نواز پُورے ہندوستان میں پچھاڑ نہ سکے گا۔

آر ڈی برمن کے پاس تین ہارمونیم تھے جن پر وہ دُھنیں ترتیب دیتے تھے۔

1950 اور 1960 کی دہایوں میں ہارمونیم ایک بار یوروپ اور امریکہ میں پھر کُچھ مقبول ہوا جب بیٹلز نے اپنے کُچھ گانوں میں اِسے استعمال کیا اور امریکہ میں جب ہپی ازم کا فروغ ہُوا اور کُچھ ہندو گروؤں نے اپنی تحاریک کا آغاز کیا تو بھگتی سنگیت کو رائج کرنے کے لیئے ہارمونیم کا خُوب استعمال کیا۔

بحرحال مُوجودہ دور میں ہارمونیم کا گھر برِصغیر بن چُکا ہے۔ اور گو اِس میں آج بُہت سی تبدیلیاں آچکی ہیں لیکن ہارمونیم کا بُنیادی ڈھانچہ اب بھی کافی حد تک بیسویں صدی کی ابتدائی اور وسطی دہایوں جیسا ہی ہے۔

جن کے نامور شاگردوں میں جناب خُواجہ خُورشید انور اور المشہور سوہنی بینڈ کے بانی ماسٹر سوہنی تھے ماسٹر سوہنی کے لیئے کہتے ہیں کہ وہ بڑے خُوبصورت تھے اور کلارنٹ کمال کا بجاتے تھے اور لوگ اُنہیں دیکھنے اور سُننے کے لیئے جوق در جوق اکٹھے ہو جایا کرتے تھے- اُستاد توکل حُسین خان پاک پتن کے مزار سے بھی وابستہ تھے اور فرحت فتح علی خان کے دادا اور نُصرت فتح علی خان کے والد اُستاد فتح علی خان نے بھی اُن سے وہاں استفادہ کیا-

اُستاد توکل صاحب کی ایک بُری عادت تھی کہ وہ ہمعصر اُساتذہ کے ساتھ مُبارزت کے بڑے شائق تھے - دریں چہ شک کہ وہ موسیقی کہ بُہت بڑے عالم تھے لیکن وہ پھڈے باز اُستاد کے نام سے مشہور تھے اور ہر ایک کے ساتھ سینگ پھنسا لیتے تھے- ایک دن خُدا جانے اُن کے دماغ میں کیا سمایا وہ اُستاد عبدالوحید خاں صاحب کے تکیہ پر چلے گئے اور اُن سے کہنے لگے کہ یا تو آج مُجھے شاگرد کر لو یا میرے شاگرد ہو جاؤ، خاں صاحب عبدالوحید بڑے بُردبار اور ذہین شخص تھے وہ کمرے کے اندر گئے اور ایک بے سُر تان پورہ لے آئے اور کہنے لگے اچھا پہلے اِسے سُر کرو اور پھر میرے ساتھ مُقابلہ کرو- اِس پر توکل خاں صاحب کہنے لگے کہ میں تو ہارمونیم کے ساتھ گاتا ہوں تو عبدالوحید صاحب کہنے لگے کہ پھر تو تُم قوال ہو-

اِس واقعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستانی موسیقی میں ایک سُر سے دوسرے سُر کا درمیانی فاصلہ دِکھانا بُہت اہم ہے-اِسی وجہ سے آج بھی بھارت میں ہارمونیم کی مُخالفت ہے 1940 سے 1971 تک ہارمونیم آل انڈیا ریڈیو پر ممنوع رہا اور آج بھی سولو ہارمونیم کا کوئی پروگرام آل انڈیا ریڈیو پر براڈکاسٹ نہیں ہو سکتا-

اِس تمام مُخالفت کے باوجود ہارمونیم کا جادو پُورے برِصغیر میں سر چڑھ کر بولا اور بڑے نامور اُساتذہ اور گائیکوں نے جیسے پنڈت بھیم سین جوشی ، بڑے غُلام علی خان اور بیگم اختر وغیرہ نے ہارمونیم کو اپنا ہمنوا بنایا اور تمام

غزل گائیک اور قوالی کرنے والے تو ہارمونیم کے بغیر اپنا فن پیش کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ مزید براں ہندوستانی اور پاکستانی فلمی اور دیگر ذرائع ابلاغ پر موسیقی کے فن سے وابستہ افراد کی اولین پسند ہارمونیم ہی تھا اور ہے۔

ہارمونیم کی مذہبی عبادات و سماج میں شمولیت و اہمیت

ہارمونیم دیگر سازوں کی نسبت سیکھنے میں سہل ہے۔

کورل انداز گائیکی جو چرچ میں کوائر کی گائیکی ہے اور اِسے گروپ سنگنگ بھی کہتے ہیں اِس میں ہارمونیم بہت معاون ثابت ہوُا ہے۔

مسیحیوں کا گرجاگھروں میں عبادت کے لیئے ہارمونیم کا لازمی اِستعمال۔

ہندوؤں اور سکھوں کا مندر اور گردوارے میں ہارمونیم کا استعمال ناگُزیر۔

صُوفیانہ اور قوالی گائیکی میں مُسلمانوں کا ہارمونیم کو بہ طور بُنیادی ساز کے اپنانا۔

اِسطرح یہ امر واضح ہوجاتاہے کہ برِصغیر کے چاروں بڑے مذاہب کی عبادات میں ہارمونیم کو یکساں مقبولیت حاصل ہے۔

کرناٹک سکول آف میوزک میں ہارمونیم کو لازمی اور بُنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کرناٹک کے ہی ایک ہارمونیم بجانے والے اُستاد سُبرامُنیم ڈکشٹر کو ہارمونیم کا جادوگر کہا جاتا ہے ایک اور ماہر ہارمونیم بجانے والے "پلادم وینکٹ رامن راؤ" کا کہنا ہے کہ ہارمونیم کو صرف اِسلیئے چھوڑ دینا کہ اِس میں گُمک کا اِستعمال نہیں ہو سکتا غلط ہو گا۔ کیونکہ ویسے بھی کرناٹک موسیقی میں تو گُمک کا استعمال ہے ہی نہیں -

دورِ حاضر میں ہارمونیم کے بنانے والے کاریگر، ہندوستان کے شہروں، کولکتہ، پانی پت اور دہلی میں بُہت عُمدہ اور اعلا ہارمونیم بنا رہے ہیں اور سنگل، ڈبل اور ٹرپل کنگھی، اُلٹی کنگھی، کیمرہ بیلو، سنگل بیلو، ڈبل بیلو وغیرہ اور سکیل چینجر، میل، فی میل، اور انٹرنیشنل سکیل ہارمونیم بنانے میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں لاہور اور کراچی میں اچھے ہارمونیم بنانے والے کاریگر اور اچھا کام کرنے والے موجود ہیں۔

اب چند اچھے ہارمونیم بجانے والوں کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ بھارت میں اچھے بجانے والوں کا ذکر پہلے ہو چُکا ہے اور وہاں باقاعدہ ہارمونیم سکھانے کے ادارے ہیں اور کافی ہارمونیم کلب کام کر رہے ہیں اور دورِ حاضر میں بُہت اچھے بجانے والے سامنے آرہے ہیں۔ جگجیت سنگھ، انوپ جلوٹا اور آرڈی برمن اور دیگر بُہت اچھا ہارمونیم بجانے والے تھے اور ہیں۔

سب سے پہلے پاکستان میں اچھا ہارمونیم بجانے والوں میں اپنے عظیم اُستاد جناب امانت قمر کا ذکر کرتا ہوں آپ ایسی نابغہء روزگار شخصیت تھے کہ لفظوں میں اُنکے اوصاف گنوانا نامُمکن ہے میرے وہ چچا بھی تھے اور نہ صرف ہارمونیم بلکہ پیانو اور کی بورڈ بجانے کے بادشاہوں میں سے تھے بلکہ ڈرم، کانگوز، بونگو، چھلے والی ڈھولک طبلہ اور ہر طرح کے تال والے ساز بجانے میں پورے پاکستان میں اُن کے کم ہی ثانی ہوں گے۔ اُن پر تفصیلی مضمون میں اُنکی شخصیت کے مزید پہلو بیان کروں گا۔ اُنہوں نے پیانو جناب اظہر حُسین جو ابھی کراچی میں مُقیم ہیں کہ والد سے سیکھا تھا۔ اظہر صاحب کہ لیئے صرف اتنا کہوں گا کہ وہ دُنیا کہ بہترین کی بورڈز بجانے والوں میں سے ہیں۔ تو ذکر ہو رہا تھا جناب امانت صاحب کا وہ جتنے اچھے مُختلف ساز بجانے والے تھے اُتنے ہی اچھے کمپوزر اور اُستاد تھے۔ اُنہوں نے مُجھے آرکسٹرایئزیشن، کورڈز بنانا اُن کا استعمال، بیک گراوئنڈ میوزک، راگوں کو پڑھنا، اُن کا استعمال اور رِدھم کو پڑھنا غرض جتنا کُچھ وہ جانتے تھے اُس کا کثیر حصہ اُنہوں

نے مُجھے سکھایا ابھی میں نے اُن سے بہُت کُچھ اور سیکھنا تھا لیکن 1992 میں اُن کا انتقال ہو گیا- چاچو امانت اور اُنکے چھوٹے بھائی کرامت صاحب دونوں ہی ہارمونیم بجانے کہ اُساتذہ میں سے تھے اور ہیں، میوزک ڈائیریکٹر طافو صاحب بھی ہارمونیم بجانے

میں باکمال ہیں غزل گائیک جناب غُلام علی صاحب اور اُنکے شاگرد اُستاد فدا حُسین صاحب بھی ہارمونیم بجانے کے فن میں یکتا ہیں - راحت فتح علی خان کے والد فرُخ فتح علی خان بھی بہُت اچھا ہارمونیم بجاتے تھے اِنکے علاوہ اور بھی بہُت سے عُمدہ ہارمونیم بجانے والے ہیں لیکن بعض دفعہ منظرِ عام پر کم آتے ہیں -

بہرحال ایک بات وقت نے ثابت کر دی کہ بھارت اور پاکستان میں ہارمونیم کی مقبولیت میں روز بہ روز اضافہ ہوا ہے اور آج ہر خاص و عام میں ہار مونیم کا ساز اپنی انفرادیت اور آسانی سے دستیاب ہونے اور قیمت میں کم ہونے کی وجہ سے یکساں مقبول ہے -

اِس مضمون کی تیاری میں نوح سی لیم اور وکی پیڈیا کے مضامین سے مدد لی گئی ہے-

تحقیق و تحریر:- **سعادت حیات**